

## 47761- اس کے ذمہ تجارتی سامان کی زکاۃ ہے لیکن اس کے پاس رقم نہیں

### سوال

ایک شخص کی ملکیت میں زمین کا ایک پلاٹ ہے جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اور اس پر زکاۃ واجب ہو چکی ہے کیونکہ یہ تجارتی سامان میں سے ہے، اس کی زکاۃ کیسے ادا کی جائے گی، یہ علم میں رہے کہ مالک کے پاس نذر قم بہت ہی قلیل ہے؟

### پسندیدہ جواب

کتاب و سنت سے ثابت ہے کہ تجارتی سامان میں زکاۃ واجب ہے۔

کتاب اللہ کے دلائل:

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کا عموم:

﴿اے ایمان والوہنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو، اور ہم نے جو تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے﴾۔ البقرة(267)۔

مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

﴿اہنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو﴾۔ اس سے مراد تجارت ہے۔

اور حدیث میں ابو داود رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کی زکاۃ نکالنے کا حکم دیتے جو ہم نے فروخت کے لیے رکھی ہوتی تھی“

سنن ابو داود حدیث نمبر(1562)۔

اور اس حدیث کی سند میں کلام کی گئی ہے، لیکن بعض اہل علم نے اسے حسن قرار دیا ہے، مثلاً ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام نے بھی اسی پر اعتقاد کیا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ الجعفر الدارمیۃ للجوث العلمیۃ والافاء (19/331).

لہذا تجارت کے لیے تیار کردہ ہو جب وہ نصاب کو بہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے۔

تو اس بنا پر میرے سائل بھائی، آپ کی زمین جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہے، وہ اس طرح کہ آپ سال کے آخر میں اس کی قیمت معلوم کریں اور اس قیمت میں سے دس کا پچھائی حصہ زکاۃ ادا کریں مثلاً اگر پلاٹ کی قیمت ایک لاکھ دینار ہو تو آپ پر اڑھائی فیصد (2.5%) زکاۃ نکالنی واجب ہے، یعنی دو ہزار پانچ سو دینار، اور اسی طرح باقی حساب بھی

اور اگر آپ کے پاس نقدی ہے تو یہ زکاۃ نکالنی واجب ہے، اس میں پلاٹ فروخت کرنے تک تاخیر کرنی جائز نہیں ہے، لیکن اگر آپ کے پاس زکاۃ نکالنے کے لیے نقد رقم نہیں تو آپ کے خوشحال ہونے تک یہ آپ کے ذمہ قرض رہے گا اور اگر زمین فروخت کرنے تک آپ کو رقم پسرنہ آئے تو زمین فروخت کرنے کے بعد ان سب سالوں کی زکاۃ نکانا ہو گی جن میں زکاۃ واجب ہوئی تھی۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"تجارت کے لیے تیار کردہ زمین میں زکاۃ واجب ہے، اس کی دلیل سمرہ بن جذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مشور حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کا صدقہ نکالنے کا حکم دیا کرتے تھے جو ہم فروخت کرنے کے لیے تیار کرتے"

یہاں صدقہ سے مراد زکاۃ ہے "اھ

اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی کہنا ہے :

"جب زمین وغیرہ مثلاً گھر اور گاڑی وغیرہ تجارت کے لیے رکھی گئی ہو تو ہر برس اس کی قیمت کے مطابق زکاۃ سال مکمل ہونے پر اس کی زکاۃ نکانا واجب ہے، اور اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، لیکن جو رقم نہ ہونے کے باعث زکاۃ ادا کرنے سے عاجز ہو، تو اسے اس چیز کی فروخت تک ملت دی جائیگی اور فروخت کرنے کے بعد وہ ان سب سالوں کی زکاۃ ادا کرے گا، اور ہر سال کے مکمل ہونے کے وقت کی قیمت کے مطابق زکاۃ دینا ہو گی، چاہے وہ زمین یا گاڑی یا گھر کی قیمت خرید سے زیادہ ہو یا کم" اھ

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن باز (14/160-161).

واللہ اعلم.